ہفتہ 16 نومبر 2002ء، 10 رمضان 1423 ہجری - 16 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 263

برکات ماہ رمضان کی محرومی سے بچنے کی دعا

حضرت مسیح موعود نے روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا - میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے ....

الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ - ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ -

اور اس سے توفیق طلب کرے - مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا -

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے - کب اس ثواب کا مستحق ہوگا - ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے - اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں - بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں - لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں - تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے - خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شئے ہے -

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 564)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں 14 نومبر 2002ء کی اطلاع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت بہتری کی طرف مائل ہے - گھر میں چہل قدمی کے ساتھ فزیوتھراپسٹ کی نگرانی میں ورزش بھی جاری ہے - باقی عوارض بھی کنٹرول میں ہیں - (الحمدللہ) اور ان کا علاج باقاعدہ انگلستان کے ماہر ڈاکٹرز کی نگرانی میں ہو رہا ہے -

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلد اور مکمل شفایابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں - ان مبارک ایام میں نوافل اور صدقات پر بھی پہلے سے بڑھ کر زور دیں - مولا کریم جلد ہمارے پیارے امام کو مکمل صحت دے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے - آمین یا رب العالمین

رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ

اس مبارک مہینہ میں آنحضور ﷺ کی صدقہ و خیرات کی رفتار تیز آندھی سے مشابہت رکھتی تھی حدیث و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے - اسی لئے حضرت مصلح موعود نے اس مبارک مہینہ میں تحریک جدید کے وعدے سے سبکدوش ہونے کو بہت پسند فرمایا اور 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں ان خوش نصیب مخلصین کیلئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے قبل اپنے وعدے ادا فرما دیتے ہیں - امسال بھی ایسے خوش نصیب مخلصین کیلئے 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی - زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مستفید ہونے کی سعی فرمائیں - عہدیداروں سے درخواست ہے کہ 28 رمضان المبارک تک دعائیہ فہرستیں مرکز میں پہنچا دیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمات بجالانے کی توفیق بخشے - آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شعبہ امداد طلباء کی مالی اعانت فرمائیں

غریب مستحق اور نادار طلباء و طالبات کی مالی امداد کیلئے شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے - جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے - یہ شعبہ غریب مستحق اور ضرورت مند طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے - اس وقت سینکڑوں طلباء و طالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں - روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں - جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے - اس شعبہ کے اخراجات

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

(13)

1947ء

نومبر	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا سفر انگلستان ۔ جولائی 48ء میں واپس پاکستان آئے۔
2 دسمبر	حضور نے پاکستان کے متعلق مفید لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا۔ پہلے 5 لیکچر مینارڈ ہال کالج لاہور میں ہوئے۔ پہلا لیکچر 2 دسمبر کو ہوا ۔ جس کا عنوان تھا ''پاکستان کا مستقبل دفاع، زراعت اور صنعت کے لحاظ سے'' اس کی صدارت جسٹس محمد منیر صاحب نے کی۔
7 دسمبر	حضور کا لاہور میں دوسرا لیکچر بعنوان 'پاکستان کا مستقبل نباتی، زرعی، حیوانی اور معدنی دولت کے لحاظ سے' صدارت ملک فیروز خان نون صاحب نے کی۔
10 دسمبر	حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور میں تعلیم الاسلام کالج کھول دیا گیا اور داخلوں کا آغاز ہوگیا۔
13 دسمبر	حضور کا لاہور میں تیسرا لیکچر بعنوان پاکستان کا مستقبل معنوی دولت کے لحاظ سے۔
13 دسمبر	قادیان میں بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے لئے اردگرد کچی دیوار کی تعمیر کا پہلا مرحلہ شروع کیا گیا۔ کئی برس بعد پختہ دیوار تعمیر کی گئی۔
20 دسمبر	حضور کا لاہور میں چوتھا لیکچر بعنوان پاکستان کا مستقبل اس کی بری فضائی اور بحری دفاعی طاقت کے لحاظ سے ۔ صدارت میاں فضل حسین صاحب نے کی۔
24 دسمبر	حضور نے رتن باغ میں قیام فرماتے ہی اس کا سارا سامان محفوظ کروادیا تھا۔ 24 دسمبر کو اس کے مالک لاہور آئے تو حضور نے انہیں سارا سامان واپس کر دیا۔
26 تا 28 دسمبر	عہد درویشی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان بیت اقصیٰ میں ہوا جس میں 315 افراد شامل ہوئے جن میں 62 غیر مذاہب کے تھے۔ حضور نے پیغام بھجوایا۔
26 دسمبر	لاہور میں مجلس مشاورت کا غیر معمولی اجلاس
27,28 دسمبر	لاہور میں جماعت کا ظلی جلسہ۔ مختلف جماعتوں کا کوٹہ مقرر کر کے صرف 2 ہزار مردوں کو شمولیت کی اجازت دی گئی۔ عورتوں کو شامل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ حضور نے 3 خطاب فرمائے۔
27 دسمبر	قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا۔

متفرق

— قادیان کے اندر نیز ہندوستان سے ہجرت کرنے والے پاکستان آنے والے بہت سے احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ جو نام میسر آسکے ہیں درج ذیل ہیں۔
عبدالجبار، ملک حمید علی، ماسٹر عبدالعزیز، محمد رمضان، عالم بی بی، چراغ دین، جان بی بی، منور احمد، نیاز علی، عبدالمجید خان، بدر دین، گلاب بی بی، محمد اسماعیل، عبدالرحمان، چوہدری فقیر محمد، محمد منیر شامی، حمیدہ بیگم، عظیم احمد۔

— مندرجہ ذیل افراد کو جموں کشمیر میں شہید کیا گیا۔
بابو عبدالکریم، ان کی والدہ اور بیوی، خواجہ محمد عبداللہ لون

— ہجرت کے وقت قادیان میں احمدیوں کی 19 بیوت الذکر اور غیر احمدیوں کی 4 مساجد تھیں۔

— مربیان ہالینڈ نے لائیڈن یونیورسٹی کے طلباء کو احمدیت سے متعارف کرانے کے لئے اجلاسات کا ایک سلسلہ شروع کیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 231

علم و تجربہ کی زبردست افادیت

حضرت مسیح موعود کا ایک خیال افروز اقتباس:۔

''تجربہ کار ڈاکٹر کیسے کیسے نازک اپریشن کرتے ہیں یہاں تک کہ گردہ میں سے پتھری نکال لیتے ہیں۔ اور بعض ڈاکٹروں نے انسان کے سر کی بیکار اور زخم رسیدہ کھوپڑی کو کاٹ کر اسی قدر حصہ کسی اور جانور کی کھوپڑی کا اس سے پیوست کر دیا ہے۔ اور دیکھو وہ کیسی عمدگی سے بعض نازک اعضا کو چیرتے ہیں یہاں تک کہ انتڑیوں میں جو بعض پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ نہایت صفائی سے ان پر عمل جراحی کرتے ہیں۔ اور نزول الماء کے موتی کو کیسی صفائی سے کاٹتے ہیں۔ اب اگر یہی عمل ایک دہقان بغیر تجربہ اور علم کے کرنے لگے۔ تو اگر آنکھوں پر کوئی نشتر چلادے۔ تو دونوں ڈیلے نکال دے گا۔ اور اگر پیٹ پر چلادے تو وہیں بعض اعضاء کو کاٹ کر زندگی کا خاتمہ کر دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ اس دہقان اور ڈاکٹر میں فرق صرف علم کا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر کو کثرت تجربہ اور علمی مزاولت سے ایک قسم کا علم حاصل ہو گیا ہے جو اس دہقان کو حاصل نہیں دیکھو ہمیشہ شفا خانوں میں بیماروں کے لئے خدمت کرنے والے اور ستے وغیرہ موجود ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر کس کس قسم کے اپریشن کرتا ہے لیکن اگر وہ آپ کرنے لگیں تو بے شک کسی انسان کا خون کر دیں گے'' (نسیم دعوت صفحہ 31)

قادیان کی گم گشتہ ریاست کے بعد آسمانی بادشاہت کا ظہور

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم سے اپنے شاہی برلاس خاندان کی وجاہت وعظمت کا بیان اور آسمانی بادشاہت عطا کئے جانے کا نہایت وجد آفریں تذکرہ:۔

''میں خوب جانتا ہوں کہ مصیبت اور محتاجگی بھی انسان کی انسانیت کے لئے ایک کیمیا ہے۔ بشرطیکہ انتہا تک نہ پہنچے اور تھوڑے دن ہو۔ سو ہمارا ملک اس کیمیا کا بھی محتاج تھا۔ میرا اس میں ذاتی تجربہ ہے کہ ہم نے اس کیمیا سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور بہت سے روحانی جواہرات ہم کو اس ذریعہ سے ملے ہیں۔ میں پنجاب کے ایک ایسے خاندان میں سے ہوں۔ جو سلاطین مغلیہ کے عہد میں ایک ریاست کی صورت میں چلا آتا تھا۔ اور بہت سے دیہات زمینداری ہمارے بزرگوں کے پاس تھے اور اختیارات حکومت بھی تھے۔ پھر سکھوں کے عروج سے کچھ پہلے یعنی جب کہ شاہان مغلیہ کے انتظام ملک داری میں بہت ضعف آ گیا تھا۔ اور اس طرف طوائف الملوک کی طرح خود مختار ریاستیں پیدا ہو گئی تھیں۔ میرے پڑدادا صاحب میرزا گل محمد بھی طوائف الملوک میں سے تھے اور اپنی ریاست میں من کل الوجوہ خود مختار رئیس تھے۔ پھر جب سکھوں کا غلبہ ہوا۔ تو صرف اسّی گاؤں ان کے ہاتھ میں رہ گئے۔ اور پھر بہت جلد اسّی کے عدد کا صفر بھی اڑ گیا۔ اور پھر شاید آٹھ یا سات گاؤں باقی رہے۔ رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کے وقت میں تو بالکل خالی ہاتھ ہو گئے......... اگر ہمارے بزرگوں کی ریاست میں فتور نہ آتا۔ تو شاید ہم بھی ایسی ہی ہزاروں طرح کی غفلتوں اور تاریکیوں اور نفسانی جذبات میں غرق ہوتے۔ سو ہمارے لئے جناب باری تعالیٰ جل جلالہ نے دولت عالیہ (۔) کو نہایت ہی مبارک کیا کہ ہم اس (۔) سلطنت میں اس ناچیز دنیا کی صد ہا زنجیروں اور اس کے فانی تعلقات سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے۔ اور خدا نے ہمیں ان تمام امتحانوں اور آزمائشوں سے بچا لیا۔ کہ جو دولت اور حکومت اور ریاست اور امارت کی حالت میں پیش آتے۔ اور روحانی حالتوں کا ستیاناس کرتے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ان گردشوں اور طرح طرح کے حوادث میں جو حکومت کے بعد تحکم کے زمانہ سے لازم حال پڑی ہوئی ہیں۔ برباد کرنا نہیں چاہا۔ بلکہ زمین کی ناچیز حکومتوں اور ریاستوں سے ہمیں نجات دے کر آسمان کی بادشاہت عطا کی۔ جہاں نہ کوئی دشمن چڑھائی کر سکے۔ اور نہ آئے دن اس میں جنگوں اور خونریزیوں کے خطرات ہوں۔ اور نہ حاسدوں اور بخیلوں کو منصوبہ بازی کا موقعہ ملے۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ 18-19)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ یہ نہایت ہی پیاری نعمت ہے

قرآن کریم ۔ روحانی بھلائی، آب حیات اور روشن چراغ ہے

قرآن کریم کا رمضان کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور کثرت تلاوت باعث ہزار برکت ہے

سعید احمد رشید صاحب

رمضان المبارک اور روزہ سے قرآن کریم کا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ (بقرہ آیت نمبر 186)

مفسرین نے اس کے کئی مطالب بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ رمضان المبارک کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ دوسرے یہ کہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا۔

حضرت جبریلؑ ہر رمضان میں قرآن کریم کا جتنا نزول ہو چکا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اس کا دور کرتے۔ اور پھر آخری رمضان میں دو دور کرائے۔ جس کی اقتداء کرتے ہوئے اکثر لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ جبریلؑ کی اس سنت پر عمل کرکے قرآن کریم کے دو دور ختم کئے جائیں۔ الغرض قرآن کریم کا روزوں سے گہرا تعلق ہے۔ اور جس کثرت سے اس مہینہ میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے اس کی مثال دوسرے مہینوں میں نہیں ملتی۔

قرآن وہ عظیم و منفرد اور بے مثال کتاب ہے کہ جس کا پڑھنا بھی ثواب اور پڑھانا بھی باعث خیر و برکت۔ جس کا سننا بھی باعث رحمت اور سنانا بھی موجب رحمت و برکت۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٓمٓ یہ تین حرف ہیں اس لئے ہر حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا اور پھر آگے دوسروں کو سکھاتا ہے پڑھاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سننے والوں کی فضیلت یہ بیان فرماتا ہے کہ۔

''جب قرآن کریم پڑھا جا رہا ہو تو خاموش رہو اور غور سے سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (اعراف 205)

گویا قرآن کریم ادب سے سننے والوں پر خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اب بتائیں دنیا میں ہے کوئی ایسی کتاب جو ایسی فضیلت و برکت اپنے اندر رکھتی ہو کہ اس کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا، سنانا موجب فضل و برکت اور باعث رحمت ہو۔

یوں تو قرآن کریم کی اتنی بے شمار خوبیاں، فضیلتیں اور برکتیں ہیں کہ تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درختوں کی قلمیں بنادی جائیں تب بھی وہ ختم نہ ہوں۔ مگر اس وقت صرف تین خوبیاں اور برکتیں قرآن کریم کی بیان کرنی مقصود ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔(-)

یعنی ہم قرآن میں سے وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں (بنی اسرائیل نمبر 83) جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

اس آیت کریمہ میں دو خوبیوں اور فضیلتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (1) شفا (2) اور رحمت۔ اب قدرے ان کی تفصیل بھی خالی از فائدہ نہ ہوگی۔

قرآن شفاء ہے

قرآن کریم روحانی طور پر تو شفا ہے لیکن بعض اوقات ظاہری طور پر جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفاء کا موجب بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک نام شفاء بھی ہے۔ اور رقیہ بھی یعنی دم کرنے والی۔ احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہؓ سورۃ فاتحہ سے دم کرتے اور شفاء ہو جاتی۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار آیات ہیں جو بعض دفعہ جسمانی صحت کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود نے صرف اس پر انحصار کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو آزمائش میں نہ ڈالو۔ ہاں بامر مجبوری جب انسان ہر طرح سے حیلہ و تدبیر کرکے کامیاب نہ ہو تو پھر اجازت ہے۔ کہ اس سے بیمار کو فائدہ پہنچائے۔

حضرت مصلح موعود اس کے روحانی شفاء ہونے کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے
مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دل سے
اسی سے قلب کو ملتی جلا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔''

(ملفوظات جلد اول ص 283)

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے
اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں
وہ تو دیتا ہے جاں کو ایک اور جاں
درد مندوں کی ہے دوا وہی ایک
ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

آب حیات اور روشن چراغ

''سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو...... ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے رہنما ہے قرآن کریم ہے...... جس میں بہت سا آب حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے...... یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔''

(ازالہ اوہام)

''قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔'' (کشتی نوح)

پھر روحانی شفاء کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

''قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے...... وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے۔'' (چشمہ معرفت)

نیز فرمایا۔

''وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا...... وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے...... اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں۔ یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

قرآن رحمت ہے

دوسری فضیلت اور برکت قران کریم کی رحمۃ للمومنین بیان کی گئی ہے حضرت مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں اس کی جھلک اس طرح دکھائی ہے۔

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمہ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پھر ان معنوں میں بھی رحمت ہے کہ اس کا پڑھنا پڑھانا باعث برکت و ثواب اور اس کا سننا باعث رحمت۔ دنیا کی تمام خیر و برکت اس میں رکھ دی گئی ہے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں یہی بات سچ ہے تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی...... خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔'' (کشتی نوح)

ان معنوں میں بھی قرآن کریم رحمت ہے کہ اس سے ولایت ملتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے

یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

ایک اور رحمت کا پہلو حضرت مسیح موعود یوں بیان فرماتے ہیں۔

''قرآن شریف...... اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے۔''

(چشمہ معرفت ص 295)

''قرآن شریف...... گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے۔'' (چشمہ معرفت ص 295)

''چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلی آتی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالمات الٰہیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے...... اور اپنی تائید اور نصرت کے نشانوں سے دوسری مخلوقات سے انہیں ممتاز کرتا ہے یہ بھی ایسا نشان ہے جو قیام تک امت محمدیہ میں قائم رہے گا۔'' (تصدیق النبی ص 23)

صاحب کرامات

حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کچھ یوں ہے۔

''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب

کرامات بنادیتا ہے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 316)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔" (کشتی نوح)

قرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:
"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن سے پایا .... سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین کی اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔" (کتاب البریہ)

پھر فرمایا۔"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں۔ اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اے عزیزو ! سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشق دلبر

"اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے"۔
(چشمہ معرفت ص 93)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اسکے معرفت کا چمن ناتمام ہے

شرف اور بزرگی کا ذریعہ

قرآن کریم کی خوبی اور فضیلت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شرف اور بزرگی کا اعلیٰ مقام ملتا ہے ظاہری طور پر بھی اور روحانی و باطنی طور پر بھی۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ہم نے یہ مبارک ذکر اتارا ہے۔
(انبیاء آیت نمبر 51)
اس آیت کریمہ میں قرآن شریف کا ایک نام ذکر رکھا گیا ہے۔ اور فرمایا یہ نہایت مبارک ذکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔
ذکر کے ایک معنی شرف اور بزرگی کے ہیں۔ یعنی یہ وہ بابرکت کام ہے جو انسان کو اور قوموں کو (یعنی انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے) شرف اور بزرگی کے اعلیٰ مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ظاہری اور باطنی طور پر شرف اور بزرگی کے اعلیٰ مقام عطا ہوئے۔ وہ اونٹوں کے چرواہے بکریوں کے گڈریے ! امی محض ! اس کتاب ذکر کی بدولت دنیا کے رہبر و رہنما بنے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ۔"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں" روحانی طور پر وہ مقام حاصل کیا کہ فرشتوں نے مصافحہ کیا اور قرآن کریم نے ان کو" رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ " کا آسمانی سرٹیفکیٹ اسی دنیا میں عطا کردیا۔ آج کے دور میں بھی امت کے لئے صرف قرآن ہی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنا کھویا ہوا مقام شرف و بزرگی کا ظاہری اور باطنی طور پر حاصل کرسکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کا یہی علاج تشخیص فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔
"قرآن شریف کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں .... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔ (ملفوظات جلد سوم ص 122)

پھر فرمایا
"کس قدر ظلم ہے کہ .... قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ (دین) کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہوسکتے کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہوگئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا تھا .... جب تک رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا۔ یہ تندرست نہ ہوں گے عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا۔"
(ملفوظات جلد دوم ص 157-158)

"اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی روحانی و جسمانی اور دنیوی ترقیات اور شرف بزرگی کا ذریعہ قرآن کریم کو ہی قرار دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔
"عرب جاہل تھے وحشی تھے خدا سے دور تھے محکوم نہ تھے تو حاکم بھی نہ تھے مگر جب انہوں نے قرآن کا شفا بخش نسخہ استعمال کیا تو وہی جاہل دنیا کے استاد اور معلم بنے۔ وہی وحشی متمدن دنیا کے پیشرو اور تہذیب و شائستگی کے چشمے کہلائے۔ وہ خدا سے دور کہلانے والے خدا پرست اور خدا میں ہو کر دنیا پر ظاہر ہوئے وہ جو حکومت کے نام سے ناواقف تھے دنیا بھر کے مظفر و منصور اور فاتح کہلائے۔ غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہو گئے۔ مگر سوال یہی ہے کہ کیونکر؟ اسی قرآن کی بدولت پس تیرہ سو برس کا مجرب نسخہ موجود ہے جو اس قوم نے استعمال کیا جس میں کوئی خوبی نہ تھی۔
(خطبہ 20 جمعہ۔ اکتوبر 1889ء)

پھر فرمایا
"میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو .... میرے گھر سے قرآن نکال کرلے جاویں۔ (۔) ایسی مقدس کتاب ہو۔ اور پھر وہ تکالیف میں مشکلات میں پھنسے ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا"۔
(حقائق الفرقان جلد سوم ص 76)

پھر فرمایا
"جس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے یقیناً یقیناً دنیا و آخرت میں سکھ اور آرام کی زندگی ملتی ہے اور بے شمار نمونے موجود ہیں جنہوں نے قرآن پر عمل کرکے دنیا کی سلطنتیں بھی پائیں اور آخرت میں اپنا گھر جنت الفردوس بنایا۔" (حقائق الفرقان جلد سوم ص 247)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قرآن کریم کو شرف اور عزت اور ترقی حاصل کرنے کا منبع اور عظیم ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔
"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں' ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کو سیکھیں' جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔"
(قرآنی انوار ص 17)

"اگر تم الکتاب پر عمل کرنے والے ہوگے اگر تم اس کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہوگے تو اللہ تعالیٰ جو عزیز ہے تمہیں عزت کے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہ کرسکے گی۔ اگر تمہاری ترقی کے سامنے ہمالیہ کے پہاڑ بھی حائل ہوں گے تو وہ پاش پاش کردیئے جائیں گے۔"
(قرآنی انوار ص 24-25)

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں۔
"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"
"خدا کی قسم قرآن ایک بے مثل موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اور اس کا باطن بھی نور ہے اس کے اوپر بھی نور ہے اور اس کے نیچے بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ میں نور ہے یہ روحانی جنت ہے جس میں پھل جھکے ہوئے ہیں اور اس میں نہریں بہتی ہیں۔ اس میں سعادت کا ہر پھل موجود ہے اور ہر انگارہ اس سے لیا جاتا ہے۔ اس چشمہ سے پینے والوں کو خوشخبری ہو۔ اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے زندگی کا لطف نہ آتا میرے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی ہے اس کا حسن مجھے دیوانہ کئے ہوئے ہے۔
یہ آب حیات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے اس سے پانی پیا وہ زندگی پا گیا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔
"اپنے بچوں کے ذہنوں میں گاڑ دو کہ ہر چیز قربان کرکے بھی دین (۔) سیکھنے اور انوار قرآنی حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔"
(الفضل 4 اکتوبر 1967ء)

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کرکے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیتہً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی آپ ان جذبات کے ساتھ دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔" (الفضل 19 فروری 1966ء)

"ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نور قرآن سے اتنا منور کرے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے۔ اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"
(الفضل 10 اگست 1966ء)

"اے زمین و آسمان کے نور تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"
آمین یارب العالمین۔
(الفضل 10 اگست 1966ء)

بقیہ صفحہ 5

غیر احمدیوں غیر از جماعت بلکہ جانوروں تک کو شامل کرنا چاہئے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر زندہ چیز کی امداد کرنے اور اسے تکلیف سے بچانے میں خدا نے اجر مقرر کر رکھا ہے"۔ اور ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک کنجی یعنی فاحشہ عورت کو خدا نے اس لئے بخش دیا کہ اس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ اللہ! اللہ! رحمت کی کتنی وسعت ہے!!!
(الفضل 7 نومبر 65ء)

تبرکات

دعاؤں اور صدقات کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے صبر و استقلال کے ساتھ دعائیں کریں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ مومنوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور دعا تو دین کی جان ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والا خدا پر سچا ایمان رکھے اور عمل صالح بجا لائے- چنانچہ فرماتا ہے..........

کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا اور قبول کرتا ہوں- مگر ضروری ہے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تا کہ وہ اپنی دعاؤں میں کامیابی کا منہ دیکھ سکیں-

اور اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ.....

خدا ایسے دل سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ ہے- یعنی نہ تو وہ دل میں حقیقی درد رکھتا ہے اور نہ ہی وہ دعا کے حقیقی فلسفہ سے واقف ہے-

اور ایک حدیث قدسی میں دعا کی قبولیت کا گر بھی بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ..........

میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان کرتا ہے میں (دیگر شرائط کے تابع) اسی کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں یعنی امید رکھنے والے کو مایوس نہیں کرتا-

مگر دعا کی قبولیت کے لئے بعض اور شرائط بھی ہیں- مثلاً یہ کہ دعا کسی ایسے امر کے لئے نہ ہو جو خدا کے کسی وعدے یا اس کی کسی سنت کے خلاف ہے- چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"خدا تعالیٰ کسی صورت میں اپنے وعدہ کے خلاف کوئی بات نہیں کرتا اور نہ تم خدا کی کسی سنت میں کوئی تبدیلی پاؤ گے-"

اور قبولیت دعا کے مختلف امکانی صورتوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ..........

جب ایک مومن خدا سے کوئی دعا کرتا ہے تو (بشرطیکہ وہ دعا کسی گناہ کی بات یا قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو) خدا مندرجہ ذیل تین صورتوں میں سے کسی نہ کسی صورت میں اس کی دعا ضرور قبول فرما لیتا ہے- یعنی (1) یا تو وہ اسے اسی صورت میں اسی دنیا میں قبول کر لیتا ہے جس صورت میں کہ وہ مانگی گئی ہو اور (2) یا اس دعا کو آخرت میں دعا کرنے والے کے لئے یا جس کے حق میں دعا کی گئی ہو ایک مبارک ذخیرہ کے طور پر محفوظ کر لیتا ہے اور (3) یا اگر اسے قبول کرنا خدا کی کسی سنت یا وعدہ یا مصلحت کے خلاف ہو تو) اس کی وجہ سے اس سے کسی ملتی جلتی تکلیف یا دکھ یا مصیبت کو دور فرما دیتا ہے-"

بایں ہمہ دعا میں بڑی زبردست طاقت ودیعت کی گئی ہے- چنانچہ یہ دعا ہی ہے جو خدا کی تلخ تقدیروں کو روکنے کی طاقت رکھتی ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

خدائی قضاء و قدر کو روکنے کے لئے دعا کے سوا اور کوئی حیلہ نہیں"-

لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ دعا کرنا کوئی آسان کام نہیں- حضرت مسیح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:-

جو منگے سو مر رہے
مرے سو منگن جائے

"یعنی حقیقی دعا گویا ایک موت ہے جس میں سے دعا کرنے والے کو گزرنا پڑتا ہے اور اپنے دل میں ایک ایسی سوز و گداز کی کیفیت پیدا کرنی پڑتی ہے جو موت کے مترادف ہے اور پھر اس قسم کی موت کی کیفیت بھی دراصل ایک دوسری موت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہو سکتی ہے جس میں انسان کے دل میں یہ درد اور یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اگر یہ کام نہ ہوا تو میرے لئے گویا ایک موت درپیش ہو گی-"

پھر دعا خود دعا کرنے والے کے لئے بھی ایک بہترین عبادت بلکہ عبادت کی جان ہے- جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

دعا صرف ایک عام عبادت ہی نہیں بلکہ دعا کرنے والے کے لئے ایسی ہے جیسے کہ ایک ہڈی کے اندر کا گودا ہوتا ہے جس کے بغیر ایک ہڈی بیکار چیز کی طرح پھینک دی جاتی ہے-

پس میں احباب جماعت سے کہتا ہوں کہ خدا کی وسیع قدرت اور وسیع رحمت پر بھروسہ رکھ کر صبر و استقلال کے ساتھ دعائیں کرو- دعائیں کرو- دعائیں کرو- یہ دعائیں یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے بابرکت ہوں گی- جماعت کے لئے بھی بابرکت ہوں گی اور خود دعا کرنے والوں کے لئے بھی بابرکت ہوں گی- اس سے بڑھ کر اور کیا چاہتے ہو؟

اس مختصر سے نوٹ کے ختم کرنے سے قبل میں صدقات کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں- صدقہ مختلف صورتوں میں دیا جا سکتا ہے- اول جانور ذبح کرنے کی صورت میں- کیونکہ جان کے بدلے جان کا اصول تمام مذاہب میں مسلم ہے- جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود سے ثابت ہے- دوسرے مسکینوں اور یتیموں اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی صورت میں جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں تاکید کی گئی ہے- تیسرے غریبوں اور بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کو ان کی ضرورت کے لئے نقد امداد کا انتظام کر کے چوتھے نادار بیماروں کے لئے ادویہ اور ضروری غذا یا لباس مہیا کر کے- پانچویں ہونہار مگر غریب طالب علموں کے لئے فیسوں اور کتابوں کی امداد کی صورت میں اور چھٹے اگر کسی غریب یا یتیم یا بیوہ کا مکان گر گیا ہو یا وہ ایسی ضروری تکمیل چاہتا ہو جس کے بغیر گزارہ نہ ہو مگر اسے اس کی طاقت نہ ہو تو اس کا انتظام کرا کے وغیرہ وغیرہ- یہ سب صدقہ کی مقبول اور مستحسن صورتیں ہیں جو ہمارے دوستوں کے مد نظر رہنی چاہئیں اور صدقہ میں احمدیوں-

باقی صفحہ 4 پر

منتظر رحمت کا ہوں

آنسوؤں کی پھر کوئی برسات لے کر آ گیا
ہاں ترے کوچے میں آدھی رات لے کر آ گیا

آہ و زاری کس قدر ہے آستانے پر ترے
دیکھ کیسی بے بسی ہے اک دوانے پر ترے

مانگنے کا وصف تو مجھ میں نہیں میرے خدا
دے رہی ہے تیری رحمت پھر بھی مجھ کو حوصلہ

بن ترے کوئی نہیں ہے دیکھ میرے چارہ ساز
جانتا ہے تو خدایا میرے دل کا راز راز

بخش دے میری خطائیں اور سن لے التجا
منتظر رحمت کا ہوں تیری مرے حاجت روا

میں ہوں تیرا تو ہے میرا جانتا ہے ہر کوئی
تیرے در سے ہی مرادیں مانگتا ہے ہر کوئی

کون میرا ہے جہاں میں جز ترے میرے خدا
کس سے مانگوں میں شفا کی بھیک پھر تیرے سوا

مانگنے آیا شفا میں اپنے پیارے کیلئے
تو شفا دے دے اے شافی اپنے پیارے کیلئے

شافیٔ مطلق شفا دے سارے پیاروں کو مرے
اور سکون دل عطا کر غم کے ماروں کو مرے

اب نسیمؔ بے نوا کی بس یہی ہے اک دعا
تو شفاؤں کا ہے مالک کر عطا ان کو شفا

محمد افتخار احمد نسیمؔ

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہوا کا دباؤ اور تحقیق کی نئی راہیں

خداتعالیٰ نے کارخانہ قدرت میں کئی عناصر پیدا کر چھوڑے ہیں جو اپنے وقت پر دریافت ہوتے ہیں

ہوا کے دباؤ اور لچک کو اتنے بے شمار طریقوں سے کام میں لایا جارہا ہے اور آئندہ مستقبل میں اتنے زیادہ مختلف امکانات موجود ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اس کا خیال انسان کو پہلے کیوں نہیں آیا۔ خدائے قدیر نے ہمارے ارد گرد ان گنت عناصر کی مختلف شکلیں اور قوانین قدرت پیدا کر چھوڑے ہیں اور انسان کو آئے دن نت نئی باتوں کا ایسا تجربہ ہوتا ہے کہ حادثاتی طور پر ایک چیز سامنے آجانے یا اس کی دریافت کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس سمت میں تو بے انتہا ترقی کے امکانات موجود ہیں۔ اور اس میدان میں تحقیق کے بعد حیرت انگیز ایجادات سامنے آتی چلی جاتی ہیں۔ انسان لمبے زمانہ سے ربڑ کی گیندوں اور فٹ بال کے ساتھ ساتھ سائیکل، مختلف گاڑیوں اور زرعی مشینری اور ہوائی جہازوں میں چھوٹے بڑے سائز کے پہیوں میں ہوا کے دباؤ اور لچک سے کام لیتا چلا آرہا ہے۔ اسی طرح سمندر میں تیرنے والی کشتیوں اور بھاری مشینوں کو زمین سے اوپر بلند کرنے کے لئے ہوا کے پریشر سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ غرض کئی اقسام کی مشینری میں ہوا کے دباؤ کو استعمال کرنے کے باوجود ایک بالکل انوکھا استعمال جس کی طرف پہلے انسان کا دھیان ہی نہیں گیا اب حال ہی میں سامنے آیا ہے۔ جس طرح جہاز کے پروں کو ہوا کے دباؤ پر استعمال کر کے ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر اڑانے کی تاریخ تو نسبتاً کافی پرانی ہے لیکن بالکل اسی طرح Hydrofoil بحری جہازوں کے پروں کو پانی کے دباؤ پر اڑانے کا خیال بہت بعد میں پیدا ہوا اور اب بحری جہاز ان پانی کے اندر اڑنے والے پروں پر سطح آب سے نوفٹ بلند ہو کر پانی کی مزاحمت سے آزاد بہت تیزی سے سفر کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور سفر ہچکولوں سے محفوظ اور آرام دہ بھی ہو گیا ہے۔ یہ انوکھا استعمال ہے کسی بھی ہوائی جہاز۔ بحری جہاز۔ ریل گاڑی۔ تیل کے کئی سو من وزنی ڈرم۔ حتیٰ کہ تیل کی کھدائی کرنے والی پوری کی پوری Derrick جو کسی دو منزلہ مکان سے چھوٹی جسامت کی نہیں ہوتی۔ کو زمین سے اوپر اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرنا۔ اس مقصد کے لئے اس چیز کے نیچے گرداگرد ربڑ کی ائر ٹائٹ موٹی اور مضبوط چوڑی پٹی لگا دی جاتی ہے جسے Skirt کہا جاتا ہے۔ اس پٹی کے اندر انتہائی طاقتور پنکھوں یا پمپ کی مدد سے ہوا کا بے تحاشا پریشر پیدا کیا جاتا ہے۔ ہوا اس Skirt میں بند ہو کر اس بھاری چیز کو زمین سے اوپر اٹھا دیتی ہے۔ اب اس کے ساتھ ٹریکٹر وغیرہ جوڑ کر جہاں چاہیں لے جاسکتے ہیں۔

جدید ترین کشتی اور جہاز

شمالی اور جنوبی سمندروں میں شدید سردی کی وجہ سے کئی علاقوں میں پانی کے اوپر برف جمی ہوتی ہے۔ ایسے علاقوں میں اگر کوئی بحری جہاز پھنس جاتا تھا تو لمبے عرصے کے انتظار اور کثیر خرچہ سے برف کو صاف کرنے والا خصوصی جہاز منگوانا پڑتا تھا جو آکر اس جہاز کے لئے راستہ بناتا تھا۔ اب اس کا آسان حل نکل آیا ہے، ایک چھوٹی سی کشتی جس کے نیچے ربڑ کا ائر Skirt لگا ہوتا ہے جہاز کے آگے لگا دی جاتی ہے جو ہوا کے دباؤ کی وجہ سے سطح آب سے تھوڑا سا اوپر چلتی ہے۔ جب برف سے اس کا سامنا ہوتا ہے تو اس کا سکرٹ سامنے کے کنارے پر برف کے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ کشتی کے آگے چلنے کے ساتھ ساتھ برف اس کے نیچے کی طرف اندر کو پھسلتی جاتی ہے۔ ادھر ہوا کا اندر کی طرف شدید دباؤ برف کے نیچے سے پانی کو نیچے کی طرف دھکیل کر اس پانی کو سمندر کی تہ سے نیچے کر دیتا ہے۔ نتیجۃً برف جو پانی پر تیر رہی تھی نیچے خلا پیدا ہو جانے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔ اور کشتی کے درمیان میں نچلی طرف لگا ہوا ہل کی طرح کا بلیڈ اس برف کو کشتی سے ایک طرف باہر کو دھکیلتا جاتا ہے اور یوں وہ کشتی اور اس کے پیچھے جہاز صاف پانی میں آرام سے تیرتا جاتا ہے۔ اس کشتی کو Vibac کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایسے پتھریلے یا دلدلی علاقوں میں جہاں ہوائی جہاز سروس کا قیام اب تک ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ ائرکشن نے مسئلہ آسان کر دیا ہے۔ ایسے ہوائی جہاز بنائے گئے ہیں جن کے نیچے پہیے نہیں ہوتے۔ بلکہ نیچے پیندے میں ربڑ کا Skirt فٹ ہوتا ہے۔ اس سکرٹ میں نیچے کی طرف سینکڑوں کی تعداد میں ننھے ننھے سوراخ ہوتے ہیں جہاز جب لینڈ کرنے لگتا ہے تو ان سوراخوں میں سے شدید پریشر کے ساتھ ہوا نیچے کی طرف خارج ہو کر جیٹ کا اثر پیدا کرتی ہے اور جہاز ہوا کے اس دباؤ اور لچک پر لینڈ کر جاتا ہے اور اسی پر ہوا میں بلند ہو سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ہوائی جہاز کے کشن پر ہیلی کاپٹر کی طرح عموداً اتر بھی سکتا ہے اور پرواز بھی کر سکتا ہے۔ ایسے ہوائی جہاز کا نام Stol رکھا گیا ہے۔ اسی طرح تیل کے بڑے بڑے ڈرم یا بھاری مشینری کے پورے کے پورے یونٹ نیچے پیندے میں ربڑ کا سکرٹ لگا کر اس میں ہوا کا پریشر پیدا کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے منتقل کئے جاتے ہیں۔ اگر راستہ میں کھیتی باڑی کا علاقہ آتا ہو تو اسے خراب کئے بغیر ان بھاری مشینوں کو کئی فٹ اوپر بلند کر کے ہیلی کاپٹر کی مدد سے لمبی زنجیر کے ذریعہ کھینچا جاسکتا ہے۔ ائرکشن کو اب ہسپتالوں میں بھی استعمال کیا جانے لگا ہے۔ ایسے مریض جن کا سارا بدن بری طرح جل گیا ہو یا زخمی ہو گیا ہو ان کو بستر کے کمبلوں وغیرہ کی رگڑ سے بھی شدید تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ان کے لئے ایسے بیڈ بنائے گئے ہیں جو ائرکشن پر ٹکے ہونے کی وجہ سے مریض کو بستر کے ساتھ کم سے کم ٹچ ہونا پڑتا ہے اور مریض کو جس کروٹ پر بھی لگانا ہو یا کروٹ تبدیل کرنے کی ضرورت ہو۔ آٹو میٹک طریقہ سے بیڈ کی شکل مریض کے جسم کی شکل سے مطابقت اختیار کر لیتی ہے۔

ائرکشن ریلوے اور دیگر ٹریفک

وہ دن دور نہیں جب ریل گاڑی کے نیچے بھی ربڑ سکرٹ فٹ کر کے ہوا کے پریشر کی مدد سے اسے زمین سے بلند کر کے چلایا جانے لگے گا۔ دراصل زمین پر چلنے والی گاڑیوں اور پانی میں چلنے والے جہازوں کی کم رفتار کی سب سے بڑی وجہ پہیوں اور پانی کی مزاحمت ہوتی ہے۔ جب یہ جہاز اور گاڑیاں زمین سے بلند ہو کر سفر کریں گی تو یہ مزاحمت ختم ہو کر ان کی رفتار میں انقلاب آجائے گا۔ ہوائی جہازوں کی رفتار کے زیادہ ہونے کی وجہ ان کا ہوا کی کم سے کم مزاحمت کا سامنا ہوتا ہے۔ جب ہمارے بحری جہاز اور زمینی گاڑیاں بھی مزاحمت سے آزاد ہو کر چلنے لگیں گی تو ان کا سپر سانک سپیڈ پر سفر کرنا بعید از قیاس نہیں رہے گا۔ الیگزینڈر فلیمنگ نے جب پنسلین دریافت کی تو یہ انفیکشن کے خلاف اتنا موثر ثابت ہوئی کہ اسے ونڈر ڈرگ (Wonder Drug) کا نام دیا گیا اور اس کے ذریعہ ہزاروں ایسے مریض جن کی موت یقینی تھی موت کے منہ سے بچ گئے۔ اس پر تمام دنیا میں اس کو بہت شہرت ملی۔ تمام ملکوں میں بڑے بڑے جلسے منعقد کر کے اس کو مدعو کیا جاتا تھا اور اس کی تعریف کی جاتی تھی۔ مگر وہ ایک منکسر المزاج آدمی تھا۔ وہ حیران ہو کر کہتا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی لوگ میری اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ قدرت پنسلین بناتی ہے۔ مجھے تو یہ اتفاقاً مل گئی ہے اور بس۔ ہوا یوں تھا کہ وہ اپنی لیبارٹری میں دوسرے بہت سے سائنسدانوں کی طرح انفیکشن کے خلاف کوئی دوائی دریافت کرنے کی کوشش میں ریسرچ کر رہا تھا۔ سالہا سال سے باقی تمام سائنسدانوں کی طرح وہ بھی ناکام ہو رہا تھا۔ اسے کسی کام کے لئے لیبارٹری سے باہر جانا پڑا۔ کچھ دیر کے بعد جب واپس آیا تو کیا دیکھا کہ وہ کلچر پلیٹ جس پر اس نے جراثیم پال رکھے تھے اس کے ایک کونے سے جراثیم مر کر ختم ہو چکے تھے۔ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کیا دیکھا کہ وہاں ایک باسی ڈبل روٹی پر اگی ہوئی کائی کا ایک چھوٹا ذرہ پڑا ہوا تھا۔ بس اس ذرے نے جراثیم کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اس نے اس ذرہ کو لے کر مزید تجربات کئے تو پتہ چلا کہ یہ انفیکشن (Infection) پیدا کرنے والے جراثیم کے خلاف قدرت کا زبردست ہتھیار ہے اور یوں ایک لاینحل مسئلہ حل ہو گیا اور ایسی دوائی دریافت ہوئی کہ نہ صرف اس نے بلکہ اس اصول پر ان گنت بعد کی جراثیم کش مائی سین قسم کی دوائیوں نے طب کے میدان میں تہلکہ مچا دیا۔ تو اس طرح کارخانہ قدرت میں خداتعالیٰ نے بے شمار عناصر اور قوانین قدرت پیدا کر چھوڑے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ انسان کا کارنامہ صرف انہیں دریافت کر کے کام میں لانا ہے۔ اسی لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرو۔ سعید ہے وہ انسان جو کوئی نئی چیز دریافت ہونے پر اپنی قابلیت پر فخر نہیں کرتا بلکہ احسن الخالقین کی کامل و اکمل تخلیق کا ایک اور پہلو دیکھ کر اس کی عظمت کا اور زیادہ قائل ہو جاتا ہے۔

وی سی آر

لاطینی زبان میں ویڈیو تصویر کو کہتے ہیں جب کہ ریکارڈ انگریزی میں کسی چیز کو محفوظ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ وی سی آر یا ویڈیو کیسٹ ریکارڈ تصویر اور آواز کو برقی سگنلوں کی صورت میں مقناطیسی فیتے پر ریکارڈ کرنے والی مشین کو کہتے ہیں۔ یہی مشین پہلے سے ریکارڈ برقی سگنلوں کی مدد سے ٹیلی ویژن کی سکرین پر آواز اور تصویر کو دوبارہ پیش کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ آواز یا تصویر کو اس طرح ریکارڈ کرنے کی ابتداء 1898ء میں ڈنمارک کے ایک انجینئر ولادی میر پولسن نے کی تھی۔ لیکن اس کے اس طریقے پر 1920ء تک کسی نے توجہ نہ دی 30-1920ء کے دوران جرمنی اور انگلستان میں مقناطیسی ریکارڈنگ کے اس طریقے پر توجہ دی گئی۔ 1935ء میں ایک جرمن سائنسدان نے اوکسائیڈ کی سطح والی ٹیپ یا پلاسٹک کا فیتہ ایجاد کیا جو 1948ء میں دنیا کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں پر آواز کی ریکارڈنگ کیلئے کام آنے لگا۔ 1955ء وہ سال ہے جب مقناطیسی ریکارڈنگ کے بنیادی طریقے پر ویڈیو ٹیپ ریکارڈر تیار کیا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم محمد ارشاد انور صاحب مربی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ رائے ونڈ ولد مکرم چوہدری اللہ رکھا شاہد صاحب سدھو آف گوٹھ شریف آباد نبی سر روڈ ضلع میر پور خاص سندھ کا نکاح ہمراہ مکرمہ نائلہ ارشد صاحبہ بنت مکرم محمد ارشد صاحب سدھو چک نمبر 105 گ۔ب بنگے ضلع فیصل آباد بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 12 نومبر 2002ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ لڑکا اور لڑکی دونوں خاکسار کے بھانجا اور بھانجی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ ضلع وہاڑی لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبدالرحیم بھٹہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کا مورخہ 9 نومبر 2002ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ نازیہ خاں صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ خاں صاحب آف جرمنی کا جرمنی کے ایک ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خوشدامنہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد سراء صاحب دوڑ ضلع نوابشاہ سندھ کچھ عرصہ سے معدہ اور گھٹنوں کے عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم خان داؤد احمد صاحب ناروے کی والدہ محترمہ بیمار رہتی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم خواجہ قمر احمد صاحب شالیمار ٹی۔وی سنٹر ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مجم کو مورخہ 21۔اکتوبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "مصور احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے نومولود مصور احمد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد رشید صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب دارالصدر غربی حلقہ لطیف لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب نمبردار ابن مکرم چوہدری چراغ الدین صاحب نمبردار مرحوم آف چک نمبر 276۔ر۔ب گھوکھووال ضلع فیصل آباد حال دارالصدر غربی ربوہ مورخہ 11 نومبر 2002ء کو بعمر 91 سال وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نماز جنازہ اسی دن بیت مہدی میں بعد نماز عصر ادا کی گئی اور بعد از تدفین بہشتی مقبرہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر (صف دوم) مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بطور محافظ (باڈی گارڈ) خدمت بجالانے کا موقع ملا اور آپ سالہا سال تک اپنے گاؤں کے صدر اور امیر حلقہ رہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ صفحہ 1)

مخیر احباب کے عطیات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت سے پرزور درخواست ہے کہ رمضان کے ان بابرکت ایام میں اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں۔ تا کہ مستحق اور ضرورت مند طلباء تعلیم کے نور سے منور ہو سکیں۔ امداد کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(انچارج امداد طلباء نظارت تعلیم)

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹنے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز واقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول وعرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوادی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروائیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1400 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

"اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو کراچی سے پشاور تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں"۔

(حضرت مصلح موعود)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	16-نومبر	زوال آفتاب	: 11-53
ہفتہ	16-نومبر	غروب آفتاب	: 5-12
اتوار	17-نومبر	طلوع فجر	: 5-12
اتوار	17-نومبر	طلوع آفتاب	: 6-36

قومی اسمبلی کے پہلے سیشن میں وزیراعظم کا انتخاب وزیراعظم کے منصب کیلئے انتخاب قومی اسمبلی کے پہلے سیشن میں نہیں ہوگا۔ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ذرائع کے مطابق پہلے اجلاس میں صرف سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہوگا۔ اور اس کے بعد یہ اجلاس برخاست کر دیا جائے گا۔ وزیراعظم کے انتخاب کیلئے صدر نیا اجلاس طلب کریں گے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر قانون کے مطابق قومی اسمبلی کے افتتاحی سیشن کی صدارت کیلئے سابق سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو سے کہا گیا ہے۔ 16 نومبر کو سیشن کے پہلے روز ارکان حلف اٹھائیں گے۔ اس کے بعد پریذائیڈنگ آفیسر اس اجلاس کو اگلے روز (ورکنگ ڈے) تک ملتوی کردیں گے۔ اور وہی سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کا اعلان کریں گے۔

لیگل فریم ورک آرڈر کے جواز کا فیصلہ سپریم کورٹ ہی کرسکتی ہے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد سعید اختر نے صدر جنرل مشرف کے لیگل فریم ورک آرڈر کے خلاف پاکستان لائرز فورم کی رٹ درخواست مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کو آئین میں ترمیم کرنے کے اختیارات سید ظفر علی شاہ کے کیس کے فیصلہ میں سپریم کورٹ نے دیئے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ کا جائزہ لینے کی سپریم کورٹ ہی مجاز ہے کہ آیا صدر مشرف نے لیگل فریم ورک آرڈر جاری کرکے آئین سے تجاوز کیا ہے یا نہیں۔

اجلاس سے قبل فلور کراسنگ ہوسکتی ہے وفاقی وزیر قانون وانصاف نے کہا ہے کہ حکومت اقتدار منتخب نمائندوں کو منتقل کرنا چاہتی ہے اور اس بارے میں پائے جانے والے خدشات بے بنیاد ہیں۔ قومی اسمبلی کا اجلاس 16 نومبر کو بلانے کیلئے نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ معطل ہے اجلاس سے قبل فلور کراسنگ ہوسکتی ہے۔ سیاستدانوں نے نیشنل سیکیورٹی کونسل اور 58-2B کے بارے میں ٹھوس تجاویز نہیں دیں قومی اسمبلی کا اجلاس ہونے کے بعد سیاستدانوں پر سمجھوتہ کیلئے دباؤ بڑھے گا۔ اسمبلی کے اجلاس کے بعد بھی آئینی ترامیم پر مذاکرات ہوتے رہیں گے۔ میں ذاتی طور پر نیشنل سیکیورٹی کونسل کے حق میں ہوں۔

اسمبلی کی کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنے گی نئی قومی اسمبلی کے آج بلائے جانے والے افتتاحی اجلاس کی تمام کارروائی اس وقت تک اسمبلی ریکارڈ کا حصہ نہیں بن سکے گی۔ جب تک سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ اس طرح ان دونوں عہدوں کے انتخاب سے قبل اسمبلی کے ایوان میں نہ تو کوئی تحریک پیش کی جاسکے گی اور نہ ہی کوئی اور بزنس (کارروائی) ہوسکے گی۔ وفاقی حکومت قومی اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے الیکشن کے نتائج دیکھ کر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس بلانے کا فیصلہ کرے گی۔

اسلام آباد کی یونیورسٹیوں کو بورڈ آف گورنرز بنانے کی ہدایت حکومت نے نئی حکومت بننے سے قبل ملک کی تمام یونیورسٹیوں میں یونیورسٹی ماڈل ایکٹ کے تحت نج کاری کا عمل شروع کر دیا ہے۔ تمام یونیورسٹیوں کے بورڈ آف گورنرز بنیں گے۔ اس سلسلے میں ابتدائی طور پر اسلام آباد کی سات یونیورسٹیوں کے بورڈ آف گورنرز بنانے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ جو پارلیمنٹ کے اجلاس سے 48 گھنٹے قبل جاری ہوا ہے۔ ملک میں اس وقت 21 یونیورسٹیاں سرکاری سرپرستی میں چل رہی ہیں۔

صدر مشرف آئین بحال کرسکتے ہیں صدر جنرل مشرف قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس سے قبل 1973ء کا آئین بحال کرسکتے ہیں۔

پچاس لاکھ ڈالر کا انعام امریکہ نے دہشت گردوں کو مالی امداد فراہم کرنے والے نیٹ ورک کی نشان دہی پر پچاس لاکھ ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی نائب وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ انعام ایسے فرد یا افراد کو جو کسی دہشت گرد تنظیم کے مالی نیٹ ورک کو توڑنے کیلئے معلومات فراہم کریں گے۔

امام مسجد گرفتار فرانس کی پولیس نے پیرس کی ایک مسجد کے امام کو فرانس میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔

تارکین وطن گرفتار فرانس میں پولیس نے چرچ میں پناہ لینے والے سو سے زائد غیر قانونی تارکین وطن کو گرفتار کرلیا ہے۔ ان تارکین وطن کا تعلق عراق، افغانستان اور عراقی کردستان سے ہے۔

نئی دہلی میں مظاہرہ بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں ہزاروں افراد نے عراق پر ممکنہ حملے اور امریکہ کی جنگ پسندانہ پالیسیوں کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نعرے لگا رہے تھے کہ تیل کیلئے خون نہ بہاؤ۔ بش اور بلیئر دونوں قاتل ہیں۔

اتحادی فوجوں پر حملے افغانستان کے صوبہ پکتیا کے علاقے گردیز میں نامعلوم افراد نے اتحادی فوجیوں پر راکٹوں سے حملے کئے۔ راکٹ حملوں کے نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

بش زیادہ خطرناک ہیں برطانوی ٹی وی چینل فور کے سروے کے مطابق ایک تہائی برطانوی عوام کی رائے میں بش صدام سے زیادہ خطرناک ہیں۔ عالمی امن و استحکام کو عراقی صدر صدام حسین سے زیادہ امریکی صدر سے خطرہ لاحق ہے۔

مسلم عسکریت پسند گرفتار جرمن پولیس نے مختلف شہروں میں اسلامی عسکریت پسندوں کی تلاش میں 27 اپارٹمنٹس پر چھاپے مارے۔ 25 مشتبہ افراد کی ایک سال سے نگرانی کی جارہی تھی۔ ایک شخص گرفتار کرلیا گیا۔ جبکہ کیمیاوی مواد سے بھرا ایک کنٹینر بھی پکڑا گیا ہے۔

فلپائن میں مسافر کشتی ڈوب گئی فلپائن میں ایک مسافر کشتی کے سمندر میں الٹ جانے سے 41 افراد ڈوب گئے۔

واشنگٹن یونیورسٹی میں بم کی افواہ امریکیوں کیلئے القاعدہ کا نام دہشت بن گیا ہے۔ اس کا نام سنتے ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں ایسٹرن واشنگٹن یونیورسٹی میں فون پر ایک شخص نے القاعدہ کا نام لے کر یونیورسٹی کو بموں سے اڑانے کی دھمکی دی اس پر وہاں افراتفری پھیل گئی اور ہزاروں افراد کی دوڑیں لگ گئیں۔ گیارہ ہزار طلباء طالبات کے علاوہ فیکلٹی کے ارکان اور سٹاف سے خالی کرا کر کلاسیں منسوخ کردی گئیں۔

اسامہ زندہ ہیں افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن زندہ ہیں۔ اس کی گرفتاری تک پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اسامہ بن لادن اور ملا عمر دونوں نے حال ہی میں ملا اختر عثمانی سے ملاقات کی ہے۔ یہ دونوں افغانستان اور پاکستان کے درمیان کہیں چھپے ہوئے ہیں۔

220 ملین ڈالر کی امداد سعودی عرب جنگ سے تباہ حال افغانستان کی تعمیر نو کیلئے 220 ملین ڈالر کی امداد دے گا۔ یہ امداد کابل سے ہرات اور قندھار کو ملانے والی سڑک کی تعمیر پر خرچ کی جائے گی۔ جس کے لئے امریکہ اور جاپان بھی امداد دیں گے۔

ہاتھی کے دانت بیچنے کی اجازت بی بی سی کے مطابق اقوام متحدہ نے افریقہ میں ہاتھی کے دانت بیچنے کی اجازت دے دی ہے۔ ہاتھی کے دانتوں کی تجارت پر 13 سال سے پابندی لگی ہوئی تھی۔ انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں نے کہا ہے کہ اس فیصلے سے ہاتھیوں کی نسل کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 64